7989-لڑکی نے ولی کے بغیر شادی کرلی

سوال

میں اجنبی ملک میں رہائش پزیر ہوں اور کسی اور ملک کی ایک نصرانی لڑکی سے شادی کی ہے ، ہم دونوں کا اس ملک میں کوئی بھی قریبی رہائش پزیر نہیں ، میں نے اسے شادی کا پیغام دیا تووہ شادی پر رضامند ہوگئی بعد میں ہمارا ایجاب وقبول بھی ہوالیکن میں مہر دینا بھول گیا اور بعد میں اسے کچھ رقم دی ، اس لڑکی کا کوئی وصی نہیں وہ بالغ اور با اختیار ہے ، اوراس شادی کے کوئی گواہ بھی نہیں ۔
توکیا یہ شادی صحیح ہے ، ہم نے معاشرے کے رسم ورواج سے ہٹ کر صرف اللہ تعالی کی رضا کے لیے شادی کی تھی ، اس خدشہ سے کہ کہیں ہماری یہ شادی غلط نہ ہوایک دوسرے کو طلاق دے دی ، توکیا ایسا کرنا صحیح تھا ، اورکیا اب گواہوں اوراس کے کسی ولی کی موجودگی میں عقد نکاح کرنا واجب ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جمہور علماء کرام جن میں امام شافعی ، امام احمد ، امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا مسلک ہے کہ کسی بھی مرد کے لیے حلال نہیں کہ وہ عورت سے اس کے ولی کے بغیر شادی کرے چاہے وہ عورت کنواری ہو یا شادی شدہ ۔

ان کے دلائل میں مندرجہ ذیل آیات شامل ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تم انہیں اپنے خاوندوں سے شادی کرنے سے نہ روکو} ۔

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور مشرکوں سے اس وقت تک شادی نہ کرو جب تک وہ ایمان نہیں لے آتے} ۔

اورایک مقام پر یہ فرمایا :

{اور اپنے میں سے بے نکاح مرد و عورت کا نکاح کردو} ۔

ان آیات میں نکاح میں ولی کی شرط بیان ہوئی ہے اوراس کی وجہ دلالت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان سب آیات میں عورت کے ولی کو عقد نکاح کے بارہ میں مخاطب کیا ہے اوراگر معاملہ ولی کا نہیں بلکہ صرف عورت کے لیے ہوتا تو پھر اس کے ولی کو مخاطب کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی کی فقہ ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح بخاری میں ان آیات پر یہ کہتے ہوئے باب باندھا ہے (باب من قال) "لانکاح الا بولی " بغیر ولی کے نکاح نہیں ہونے کے قول کے بارہ میں باب ۔

اورحدیث میں بھی یہ وارد ہے کہ : ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا) سنن ترمذي حدیث نمبر (1101) سنن ابوداود حدیث نمبر (2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (318/1) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

اورام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اوراگر (خاوند نے) اس سے دخول کرلیا تو اس سے نفع حاصل اوراستمتاع کرنے کی وجہ سے اسے مہر دینا ہوگا ، اوراگر وہ آپس میں جھگڑا کریں اورجس کا ولی نہیں حکمران اس کا ولی ہوگا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1879) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

حدیث میں اشتجروا کا معنی تنازعوا یعنی تنازع ہے ۔

دوم :

اگر عورت کا ولی اسے اپنی پسند کی شادی بغیر کسی عذر کے نہیں کرنے دیتا تو اس کی ولایت ختم ہوکر اس کے نزدیکی کے منتقل ہوجائے گی مثلا باپ کی بجائے دادا ولی بن جائے گا ۔

سوم :

اوراگر اس کے سب اولیاء نے اسے بغیر کسی عذر شرعی کے شادی کرنے سے روکا تو سابقہ حدیث کی وجہ سے حکمران ولی بنے گا کیونکہ حدیث میں ہے (۔ ۔ ۔ اگر وہ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو حکمران اس کا ولی ہے) ۔

چہارم :

اگر نہ تو ولی ہو اور نہ ہی حکمران تو پھر وہ شخص اس کی شادی کرے گا جسے سلطہ اوراختیار حاصل ہو مثلا گاؤں کا نمبر دار ، یا گورنر ، وغیرہ ، اوراگر یہ بھی نہ ہوں تو وہ عورت اپنی شادی کے لیے کسی مسلمان امین شخص کو اپنی شادی کے لیے وکیل بنائے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر نکاح کا ولی نہ ہو تو اس حالت میں ولایت اس شخص کی طرف منتقل ہوگی جسے نکاح کے علاوہ دوسرے معاملات میں ولایت حاصل ہو مثلا گاؤں کا نمبر دار ، یا قافلے کا امیر وغیرہ ۔ دیکھیں الاختیارات ص (350) ۔

اورابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر عورت کا ولی نہ ہو اور نہ ہی حکمران ملے تو امام احمد کا قول ہے کہ اس عورت کی اجازت سے کوئی عادل شخص اس کی شادی کردے ۔ دیکھیں المغنی (362/9) ۔

اورشیخ عمر الاشقر کہتے ہیں :

جب مسلمانوں کی طاقت ختم ہوجائے اورانہیں سلطہ حاصل نہ ہویا پھر عورت کسی ایسی جگہ رہتی ہوجہاں پر مسلمان اقلیت میں ہوں اورانہیں کوئی اختیار نہ ہوان کا حکمران نہ ہواور عورت کا ولی بھی نہ ہوجس طرح کے امریکہ وغیرہ میں مسلمان بستے ہیں ۔

اگران ممالک میں اسلامی تنظیمیں ہوں جو مسلمانوں کے حالات کا خیال رکھتی ہوں تویہی تنظیم بھی اس عورت کا شادی کرے گی ، اوراسی طرح اگر مسلمانوں کا کوئی ایسا امیر ہوجس کی بات تسلیم کی جاتی ہواوروہ اس کی اطاعت ہوتی ہویا کوئی مسئول جواس کے حالات کی دیکھ بھال کرتا ہووہ عورت کا ولی بنے گا ۔ دیکھیں : الواضع فی شرح قانون الاحوال الشخصیۃ الاردنی ص (70) ۔

عقد نکاح میں واجب اورضروری ہے کہ دوعدد عاقل بالغ مسلمان اس عقد نکاح کی گواہی دیں ۔ آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (2127) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اس لیے آپ کی پہلی شادی باطل تھی اب آپ کو دوبارہ نکاح کرنا چاہیے اوراس میں عورت کے ولی اور دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ۔

واللہ اعلم.